کوئٹہ کی تمام سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں میں "الفلاح" کا نام جانا پہچانا ہے۔

۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۱ء تک "الفلاح" سے پندرہ سو سے زائد طلبہ و طالبات نے استفادہ کیا ہے۔ ذیل میں دیے گئے چارٹ سے اِن کی کارکردگی پر روشنی پڑتی ہے۔

تعداد طلبہ	حاصل کردہ تعلیمی استعداد	فیصد کارکردگی
۱۵	ایم - اے، ایم - کام، ایم - پی - اے	۴فیصد
۲۰	بی - اے، بی - ایس - سی، بی - کام	۵فیصد
۴۵	انٹرمیڈیٹ	۱۲فیصد
۲۲	سکول کی تعلیم	۶فیصد
۱۰	ڈپلومہ / خصوصی تعلیم	۳فیصد
۱۲	مسلمان گریجویٹ	۴فیصد
۱۰	ہندو گریجویٹ	۳فیصد
۱۴۰	میٹرک / ہائی سکول	۳۷فیصد
۹۷	میٹرک سے کم درجہ	۲۶فیصد
۱۰۰		۱۰۰فیصد

ان دنوں "الفلاح" نے اپنی تمام توجہ بلوچستان اور بالخصوص کوئٹہ کی مسیحی برادری کی فلاح و بہبود اور تعلیمی ترقی پر مرکوز کر رکھی ہے۔ دراصل یہ رجحان ۱۹۷۰ء کے عشرے میں پیدا ہو گیا تھا۔ (بہ شکریہ "فوکس سپلیمنٹ"، ۱۹۹۵ء/۱/)

یورپ

برطانیہ: "لنڈن بائبل کالج" جہاں مبشّرین اپنے ساتھیوں کو اسلام کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں۔

لنڈن بائبل کالج کو بی - اے اور اس سے بلند تر سطح پر تعلیمی تخصّص حاصل ہے۔ ان دنوں کالج ایک بڑے علمی مرکز کے قیام کے لیے مالیات فراہم کرنے میں مصروف ہے۔ یہ مرکز مطالعۂ اسلام کے لیے وقف ہو گا۔ اِسے "گتھری سنٹر برائے تحقیقاتِ اناجیل و مطالعۂ اسلام" (Guthrie Centre for Biblical Research and Islamic Studies) کا نام دیا جائے گا۔ اِس مرکز کے

قیام پر تقریباً چار لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ کے اخراجات کا تخمینہ ہے اور دو لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کا ایک عطیہ وصول ہو چکا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کل تخمینے کا ساٹھ فیصد حاصل ہو چکا ہے اور صرف چالیس فیصد کے لیے تگ و دو کرنا باقی ہے۔ یہ مرکز ایک حد تک گزشتہ ماہ سے کام کا آغاز کر چکا ہے۔

لنڈن بائبل کالج ۱۹۴۳ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اُس وقت سے لے کر اب تک تین ہزار ہمہ وقتی اور ۴۰ ہزار جزو وقتی یا فاصلاتی نظام تدریس سے وابستہ طلبہ و طالبات کورس مکمل کر چکے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں یہ پہلا آزاد و مختار کالج تھا جسے "کونسل فار نیشنل اکیڈمک ایوارڈ" نے تسلیم کیا تاکہ "علم الہیات" میں بی۔ اے کی ڈگری جاری کر سکے۔ بیس سال بعد ۱۹۹۳ء میں لنڈن بائبل کالج، برونل یونیورسٹی کے ساتھ ملحق کر دیا گیا اور یونیورسٹی نے اس کے تمام کورسوں کو معیاری قرار دے دیا۔

کالج کے اپنے پراسپکٹس کے مطابق اس کے دروازے تمام مسیحی فرقوں کے لیے کھلے ہوئے ہیں اور یہ مسیحیت کی قدامت پسند تبشیری روایت کا امین ہے۔

گتھری سنٹر برائے مطالعۂ اسلام

لنڈن بائبل کالج کے پرنسپل، جناب پیٹر کاٹ ریل (Peter Coterell) نے اپنے ادارے کے بورڈ آف گورنرز کے لیے جو رپورٹ تیار کی ہے، اس کے مطابق کالج طویل عرصے سے بظاہر اسلامیات پڑھا رہا ہے جو لنڈن یونیورسٹی کی ڈگری "بی۔ ڈی" اور عالم الہیات ڈپلومہ یا "مطالعۂ مذہب میں کیمبرج یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹ / ڈپلومہ کورسوں کا حصہ ہوتی ہے۔ اسلام سے متعلق کورس پہلے پیٹر کاٹ ریل خود پڑھاتے تھے، مگر اب لنڈن بائبل کالج نے ایک تبشیری تنظیم، عرب ورلڈ منسٹریز کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جس کے تحت مؤخر الذکر تنظیم ڈاکٹر ایل سی میکس ویل (Elsie Maxwell) کی خدمات کالج کے حوالے کر دے گی اور ڈاکٹر میکس ویل ہی مطالعۂ اسلام کی تدریس کے ذمہ دار ہوں گے۔

لنڈن بائبل کالج کے کارپردازوں نے محسوس کیا کہ مطالعۂ اسلام کے لیے ایک تبشیری مرکز کا قیام ضروری ہے، اور یورپ میں ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں۔ اسلام کے پیروکاروں کی بڑھتی ہوئی تعداد، ترقی پذیر اقتصادی قوت اور اس کے بین الاقوامی اور سیاسی اثرات کو لنڈن بائبل کالج کے کارپرداز تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مالیات کی فراہمی کے لیے جو کتابچہ کالج کی جانب سے شائع کیا گیا ہے، اس میں کہا گیا ہے: "ہم تصادم نہیں چاہتے اور نہ جارحانہ صلیبی ذہنیت کا اعادہ ہمارے پیش نظر ہے، اور نہ ہم تصادم کو ہر حال میں ناگزیر خیال کرتے ہیں۔" تاہم اس سب کچھ کے باوجود یہ واضح ہے کہ کالج کے پیشِ نظر اسلام کا عمیق معروضی مطالعہ نہیں بلکہ اس کا اوّل و آخر مقصد مسلمانوں کو حلقۂ مسیحیت میں لانا ہے۔ کتابچے میں مزید کہا گیا ہے۔ "ہمیں جاننے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے سامنے مسیح میں محبتِ خداوندی کا اظہار کیسے کیا جائے۔ ہماری ضرورت ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلم مناظرین کے سخت

گروہ کی ثقافتی فہم و فراست اور علم و مطالعہ کے معیار کی برابری کر سکیں۔ مُسلم مناظرین اکثر مغربی ثقافت اور مسیحیّت کو اس سے کہیں زیادہ جانتے ہیں جتنا ہمیں مسلم ثقافت اور اسلام کے بارے میں علم ہے۔"

بورڈ آف گورنرز کے لیے تیار کردہ رپورٹ (۱۹ اپریل ۱۹۹۳ء) میں جناب پیٹر کاٹ رَیل نے مسیحیّت اور اسلام کے درمیان بڑے بڑے اختلافات کی وضاحت کی ہے۔ موصوف لندن بائبل کالج میں اسلام پر گفتگو کرنے والے نمایاں لوگوں میں سے ہیں، اُن کی متعصّبانہ اور سطحی تفہیم اسلام اُن کے طریقۂ تدریس کی غمّاز ہے۔ رپورٹ میں اُنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ دوسرے اُمور کے ساتھ ساتھ، حضرت محمد ﷺ کو بائبل کے کسی حصّے کے ترجمے تک رسائی حاصل نہ تھی، اُن کا انحصار کاملاً زبانی روایت پر تھا۔ اسی لیے [اسلام اور مسیحیّت کے درمیان] "اصطلاحات کی متعدّد گمراہ کن مماثلتیں پائی جاتی ہیں جن سے الہیٰات کے عمیق اختلافات دب گئے ہیں۔" حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُنہوں نے حضرت مسیح کی مصلوبیّت کو مسترد کر دیا "کیوں کہ وہ ایک ایسے پیغمبر کا تصوّر نہیں کر سکتے تھے جو لٹکتے ہوئے لعنتی موت مرا ہو۔" اِن تبصروں کی موجودگی سے بہت حد تک یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مطالعۂ اسلام پر کالج کے کورس مسخ شدہ ہوں گے۔

لیکن جو بات سب سے زیادہ تشویش ناک ہے، وہ اُن بدنام مسیحی تبشیری تنظیموں کے ساتھ کالج کے روابط ہیں۔ جو مسلم دُنیا کو حلقۂ مسیحیّت میں لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ عرب ورلڈ منسٹریز، اوور سیز مشنری فیلوشپ، انٹرسرو (Interserve) اور آپریشن موبلائزیشن ان تنظیموں میں شامل ہیں۔ "سینٹ اینڈریوز سنٹر" کے ڈائریکٹر کینن پیٹرک سکھدیو اور سنٹر کی تبشیری تنظیم In Contact Ministry پروجیکٹ کے آغاز سے اس میں شامل ہیں۔

کالج سے باہر کے لوگ اس بات پر ششدر ہیں، اور یہ تشویش کا واقعی سبب ہے، کہ ایک ایسا کالج جو کُھلم کُھلا تبشیری مقاصد رکھتا ہے اور مطالعۂ اسلام کے بارے میں اس کی سوچ صاف اور غیر متعصّبانہ نہیں، اُس کے کورسوں اور ڈگری پروگراموں کو بُرونل یونیورسٹی، کونسل فار نیشنل اکیڈمک ایوارڈز اور دوسرے تعلیمی و تحقیقی اداروں نے درست قرار دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ موزوں تعلیمی بورڈ کی نگرانی میں مطالعۂ اسلام پر لندن بائبل کالج کے کورسوں کا آزاد ماہرین کی ایک ایسی ٹیم جائزہ لے جو تبشیری پس منظر کی حامل نہ ہو۔ (کرسچن - مسلم ریلیشنز نیوز لیٹر، لیسٹر)

بوسنیا: مسلم اور مسیحی امدادی کارکنوں کے درمیان تعاون و اشتراک

دُنیا کے ایک ایسے خطّے میں جہاں سیاسی گروہ بندیوں کے ساتھ جنگ میں اُلجھے ہوئے فریق مذہبی بنیادوں پر بھی منقسم ہیں، مسلم اور مسیحی امدادی کارکن اس لیے یک جا ہوئے کہ ستم رسیدہ لوگوں